14098 - قرضے کی کٹوتی

سوال

بعض تاجر حضرات کے گاہکوں کے ذمہ موجل قرضے ہوتے ہیں اور یہ تاجر کسی بنک میں جاکر بنک کو وہ معاہدہ یا اسٹام اس میں پائی جانے قیمت سے کم قیمت پر فروخت کر کے رقم حاصل کرتے ہیں اور بنک وقت مقررہ پر ان گاہکوں سے پوری رقم وصول کرتا ہے، اس عمل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بنکاری کے نظام میں اس معاملہ کو (قرضوں کی کٹوتی) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور یہ حرام معاملات میں سے اور سود کی صورت میں میں سے ایك صورت ہے.

کیونکہ وہ مثلا اسٹام یا معاہدہ جس میں ایك ہزار ہے اور اس کی تاریخ ادائیگی ایك ماہ ہے کو نقد نو سو میں فروخت کردیتا ہے.

اور یہ سود ہے، بلکہ اس معاملہ میں تو دو قسم کے سود جمع ہو گئے ہیں ایك تو ادھار کا سود اور دوسرا زیادہ کا سود، یعنی ربا الفضل اور ربا النسیئۃ دونوں ہی جمع ہیں، کیونکہ اس نے نقد اور حاضر کو اسی جنس کے ساتھ ادھار اور زیادہ میں فروخت کیا ہے.

اور جب دو نقد جنسوں کی نقد کے ساتھ بیع ہو تو مجلس عقد میں قبضہ واجب اور ضروری ہے، لہذا اگر دونوں نقد اشیاء ایك ہی جنس کی ہوں تو پھر برابری اور قبضہ ضروری ہے، جو کہ اس معاملہ میں نہیں ، اس لیے اس معاملہ میں برابری نہ ہونے کی بنا پر رباالفضل (زیادہ والا سود) اور قبضہ نہ ہونے کی بنا پر ربا النسیئۃ (ادھار سود) جمع ہو گئےہیں.

اس کے بارہ میں مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

(بنك کو کمپیالہ (معاہدہ نامہ اور بل) رقم کی ادائیگی کے بدلے میں فائدہ کے ساتھ فروخت کرنا بائع جو بنك کو دے، اور اسٹام میں پائی جانے والی رقم کی خریدار سے وصولی بنك کرے سود ہونے کی بنا پر حرام ہے) اھ

دیکھیں: فتاوی البیوع (352).

اور فقہ اکیڈمی کے فیصلوں میں ہے کہ:

تجارتی اوراق میں کمی (کٹوتی) شرعا ناجائز ہے، کیونکہ یہ سود کی طرف جاتی ہے. اھـ

واللہ اعلم .